خاتونِ جنّت کی شان و عظمت

17 May 2018

ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں ہونے والا

سنتوں بھرا بیان

(For Islamic Sisters)

هر مبلغہ بیان کرنے سے پہلے کم از کم تین بار پڑھ لے

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْم ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم ط

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ الله وَعَلٰى اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ يَا حَبِيْبَ الله

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِیَّ الله وَعَلٰى اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ يَا نُوْرَ الله

دُرُود شریف کی فضیلت

حضورِ اکرم، نورِ مجسم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: جس نے مجھ پر ایک بار دُرُودِ پاک پڑھا اللہ کریم اُس پر دس رحمتیں نازل فرماتا ہے اور جو مجھ پر دس مرتبہ دُرُودِ پاک پڑھے اللہ کریم اُس پر سو رحمتیں نازل فرماتا ہے اور جو مجھ پر سو مرتبہ دُرُودِ پاک پڑھے اللہ کریم اُس کی دونوں آنکھوں کے درمیان لکھ دیتا ہے کہ یہ نِفاق اور جہنّم کی آگ سے آزاد ہے اور اُسے بروزِ قیامت شُہداء کے ساتھ رکھے گا۔ (مُعْجَم اَوسَط، ۵/۲۵۲، حدیث: ۷۲۳۵)

وہ دہن جس کی ہر بات وحیِ خدا چشمہ علم و حکمت پہ لاکھوں سلام

(حدائقِ بخشش، ۳۰۲)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو! حُصُولِ ثواب کی خاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کرلیتی ہیں۔ فَرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ "**نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ**" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عمل سے بہتر ہے۔ (معجم کبیر، سهل بن سعد الساعدی... الخ، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲)

دو مَدَنی پھول:(۱) بِغیر اَچّھی نِیَّت کے کسی بھی عملِ خَیر کا ثواب نہیں ملتا۔

(۲) جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں:

موقع کی مناسبت اور نوعیت کے اعتبار سے نیتوں میں کمی، بیشی و تبدیلی کی جاسکتی ہے۔

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنوں گی۔ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلمِ دِین کی تَعظِیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گی۔ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسری اسلامی بہنوں کے لئے جگہ کُشادہ کروں گی۔ دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گی، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گی۔ صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والی کی دل جُوئی کے لئے پست آواز سے جواب دوں گی۔ اجتماع کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلام و مُصَافَحہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گی۔ دورانِ بیان موبائل کے غیر ضروری استعمال سے بچوں گی، نہ بیان ریکارڈ کروں گی نہ ہی اور کسی قسم کی آواز کہ اِس کی اجازت نہیں، جو کچھ سنوں گی، اسے سن اور سمجھ کر اس پہ عمل کرنے اور اسے بعد میں دوسروں تک پہنچا کر نیکی کی دعوت عام کرنے کی سعادت حاصل کروں گی۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو! رمضان المبارک کی تین (3) تاریخ کو ہمارے پیارے کریم آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی لاڈلی شہزادی سَیِّدَتُنا فاطمۃ الزہرا رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا کا وصال ظاہری ہوا، اسی مناسبت سے آج ہم حضرت سیدہ خاتونِ جنت فاطمۃ الزہرا رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا کا ذکرِ خیر سُنیں گی۔ سب سے پہلے آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا کی شان و عظمت کے بارے میں ایک واقعہ سنتی ہیں، چنانچہ

فاطمۃ الزہرا رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا انسانی حور

حضرتِ سیِّدَتُنا خدیجۃ الکبریٰ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا نے ایک دن نبیِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی

بارگاہ میں جنّتی پھل دیکھنے کی خواہش کی تو حضرتِ سیِّدُنا جبرائیلِ امین عَلَیۡہِ السَّلام آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی خدمت میں جنت سے دو سیب لے کر حاضر ہوگئے اور عرض کی: اے محمد (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ)! اللہ پاک فرماتا ہے: ایک سیب آپ (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ) کھائیں اور دُوسرا خدیجہ (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہا) کو کھلائیں پھر حقِ زوجیت ادا کریں، میں تم دونوں سے فاطمۃ الزہرا کو پیدا کروں گا۔ چنانچہ حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے حضرتِ سیِّدُنا جبریلِ امین عَلَیۡہِ السَّلام کے کہنے کے مطابق عمل کیا۔ جب غیر مسلموں نے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے کہا کہ ہمیں چاند دو ٹکڑے کر کے دکھائیں۔ اُن دِنوں حضرتِ سیِّدَتُنا فاطمۃ الزہرا رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہا اپنی والدہ محترمہ حضرتِ سیِّدَتُنا خدیجۃ الکبریٰ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہا کے شکمِ اطہر میں تھیں۔ حضرتِ سیِّدَتُنا خدیجۃ الکبریٰ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہا نے فرمایا: اس کی کتنی رسوائی ہے جس نے ہمارے آقا محمد صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو جھٹلایا، حالانکہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ سب سے بہتر رسول اور نبی ہیں۔ تو حضرت سیِّدَتُنا فاطمۃ الزہرا رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہا نے ان کے بطنِ اطہر سے ندا دی: اے امی جان! آپ غمزدہ نہ ہوں اور نہ ہی ڈریں، بے شک اللہ پاک میرے والدِ محترم کے ساتھ ہے۔ جب حضرتِ سیِّدَتُنا فاطمۃُ الزہراء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہا کی ولادت ہوئی تو ساری فضا آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہا کے چہرے کے نور سے منور ہوگئی۔ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو جب جنت اور اس کی نعمتوں کا اشتیاق ہوتا تو حضرتِ سیِّدَتُنا فاطمہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہا کا بوسہ لے لیتے اور ان کی پاکیزہ خوشبو کو سونگھتے اور جب ان کی پاکیزہ مہک سونگھتے تو فرماتے: **فَاطِمَۃُ حَوْرَاءُ اِنْسِیَّۃٌ یعنی فاطمہ تو انسانی حور ہے۔** (الروض الفائق فی المواعظ و الرقائق، ص ۲۷۴ ملخصاً)

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو! سُنا آپ نے کہ اللہ کریم نے حضرت سیِّدَتُنا فاطمۃُ الزّہرا کو کیسی شان و عظمت سے نوازا اور آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہا نے اپنی والدۂ محترمہ کے بَطنِ اَقدس میں ہی اپنے والدِ گرامی

اور ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے صادق و امین ہونے کی گواہی دے دی تھی، بِلا شُبہ یہ آپ کی کرامتوں میں سے ایک کرامت تھی۔ آیئے! اب آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا کا مختصر تعارف سنتی ہیں، چنانچہ

سیدہ فاطِمہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا کا مختصر تعارُف

آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا کا نام "فاطِمہ" لقب "زَہرا" اور "بتُول" ہے۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا کا بچپن شریف اور زندگی کا ہر لمحہ نہایت ہی پاکیزہ تھا، کیونکہ آپ نے حضور نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اور اُمُّ المومنین حضرت خدیجۃ الکبری رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا کی آغوشِ رحمت میں تربیت پائی، آپ دن رات اپنے والدین کی پاکیزہ زبان سے پاکیزہ اقوال سُنتیں، آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا نہایت عبادت گزار، متقی اور پاکباز خاتون تھیں، اس لئے آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا کو عابدہ، زاہدہ اور طاہرہ کہا جاتا ہے۔ (سفینۂ نوح، ص ۱۴، ۱۵ ملخصا) آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا اخلاق وعادات، گفتاروکردار میں نبیِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے بہت مشابہت رکھتی تھیں۔ (ترمذی، ۵/۴۶۶، حدیث: ۳۸۹۸ ملخصا) نبیِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے وصالِ ظاہری کے تقریباً پانچ یا چھ ماہ بعد 3 رمضانُ المبارک ۱۱ ہجری میں آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا کا وصال ہوا۔ (سفینۂ نوح، حصّہ دُوم، ص ۵۴ ملخصاً)

سیِّدہ زاہرہ طیِّبہ طاہِرہ		جانِ احمد کی راحت پہ لاکھوں سلام

(حدائق بخشش، ۳۰۹)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو! نبیِ کریم، رءوفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی صاحبزادی، خاتونِ جنّت حضرتِ سیِّدَتُنا فاطمۃُ الزہرا رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا پر ہمارے دل وجان قربان! آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا کو اُمّتِ

مُسلِمہ کا بے حد درد تھا، پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی دُکھیاری اُمَّت کیلئے بعض اَوقات ساری ساری رات دعائیں مانگتی رہتیں، اپنی سہولت و آسائش کے لئے ربِّ کائنات کی بارگاہ میں کبھی التجاء نہ کرتیں، بلکہ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا سارا دن گھر کا کام کاج کرتیں اور جب رات آتی تو عِبادتِ الٰہی کیلئے کھڑی ہوجاتیں۔ چنانچہ

عِبادت ہو تو ایسی!

حضرت سیِّدُنا امامِ حَسَن مجتبیٰ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنی والِدۂ ماجِدہ حضرتِ سیِّدہ فاطِمۃ الزہرا رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کو دیکھا کہ رات کو مسجدِ بَیت کی مِحراب (یعنی گھر میں نماز پڑھنے کی مخصوص جگہ) میں نماز پڑھتی رہتیں، یہاں تک کہ نمازِ فجر کا وقت ہو جاتا، میں نے آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کو مسلمان مردوں اور عورتوں کے لئے بہُت زِیادہ دعائیں کرتے سنا، آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا اپنی ذات کے لئے کوئی دُعا نہ کرتیں، میں نے عرض کی: پیاری امّی جان (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا)! کیا وجہ ہے کہ آپ اپنے لئے کوئی دُعا نہیں کرتیں؟ فرمایا: پہلے پڑوس ہے پھر گھر۔

(مَدارِجُ النُّبُوَّت، ج ۲، قسم پنجم، باب اوّل در ذکر اولاد کرام، ص ۴۶۱)

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو! معلوم ہوا خاتونِ جنّت، سیِّدہ فاطِمہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی عادتِ مبارکہ یہ تھی کہ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا اُمَّت کی غمخواری کے لئے ہر وقت عبادتِ الٰہی کی طرف مُتوجِّہ رہتیں، راتوں کو جاگ کر مُناجات میں مصروف رہتیں، یہی نہیں بلکہ اللہ پاک کی عبادت اور اس کے ذکر و اَذکار سے اس قدر مَحبَّت تھی کہ اپنے گھریلو کام کاج کرنے کے ساتھ ساتھ یادِ الٰہی سے کبھی غافل نہ ہوتیں، آیئے! اب سیدہ خاتونِ جنّت رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے ذَوقِ تلاوت کے مُتعلق صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان

کے فرامین سُننے کی سعادت حاصل کرتی ہیں، چنانچہ

مصروفیت میں بھی تلاوت

حضرتِ سیِّدُنا سلمان فارسی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ میں ایک مرتبہ نبیِ پاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے حکم سے سیِّدہ فاطِمہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا کی خدمت میں حاضر ہوا۔ میں نے دیکھا کہ حضراتِ حَسَنَین کریمین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُما سو رہے تھے اور آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا ان کو پنکھا جھل رہی تھیں اور زبان سے کلامِ الٰہی کی تلاوت جاری تھی یہ دیکھ کر مجھ پر ایک خاص حالتِ رِقّت طاری ہوئی۔

(سفینۂ نوح، حصّہ دُوُم، ص ۳۵)

کھانا پکاتے وقت بھی تلاوت

امیرُ المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا علیُّ المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم فرماتے ہیں کہ سیِّدہ خاتونِ جنت رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا کھانا پکانے (Cooking) کی حالت میں بھی قرآنِ پاک کی تلاوت جاری رکھتیں۔

(سفینۂ نوح، حصّہ دُوُم، ص ۳۵)

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو! سُنا آپ نے! خاتونِ جنّت سیِّدہ فاطِمہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا کو تلاوت کا کس قدر ذوق و شوق تھا کہ گھریلو مصروفیّت کے دوران بھی زبان سے قرآنِ کریم کی تلاوت جاری رکھتیں، اگر ہم اپنے مُعاشرے میں نظر دوڑائیں تو اکثر لوگ مصروفیّت کے دوران کانوں میں ہینڈ فری (Handsfree) لگا کر بڑے اِنْہماک سے گانے سُنتے ہوئے اپنے کاموں میں مگن رہتے ہیں اور ساتھ ساتھ اپنی زبان سے بھی گُنگناتے جاتے ہیں، خواتین گھر کے کام کاج کے دوران گانے سنتی ہیں گویا گانے باجوں کے بغیر ان کے کام ہی نہیں ہوتے۔ فی زمانہ! تو گانے باجوں کی عادتِ بد اس قدر بڑھ چکی ہے کہ کوئی

گاڑی چلا رہا ہو یا بائیک پر کہیں جا رہا ہو اپنے موبائل یا ٹیپ ریکاڈر پر گانے لگائے ہوتے ہیں۔اے کاش! ہمیں اپنی راتیں عبادت میں بسر کرنے کی سعادت نصیب ہو جائے۔اے کاش! ہمارا کوئی لمحہ فضول کاموں میں بسر نہ ہو۔اے کاش! ہماری ہر گھڑی ذِکرو دُرُود کے سبب رحمت بھری گزرے۔ اے کاش! گانے باجے سننے اور گُنگنانے (Singing) کی ہماری یہ عادتِ بد (Bad Habit) نکل جائے اور ہم گھریلو کاموں میں مشغول ہوں یا سفر میں ہوں ہر وقت ہمارے لَبوں پر ذکرو دُرُور اور نعتِ رسول جاری رہے۔

عبادت میں گزرے مِری زِندگانی کرم ہو کرم یا خدا یا اِلٰہی

(وسائلِ بخشش، ص۱۰۵)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو! حضرتِ سیِّدہ فاطمۃُ الزہرا رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی شان و عظمت کا ایک پہلو یہ بھی ہے کہ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کو حضور نبیِ رحمت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے اور حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے بے پناہ محبّت تھی۔یہی وجہ ہے کہ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان، صحابیاتِ طیبات اور بالخصوص سیِّدہ فاطمۃُ الزہرا رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا سُنّتِ رسول کی چلتی پھرتی تصویر تھیں، چنانچہ

ہم شکلِ مصطفٰے اور اندازِ گفتگو

اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا فرماتی ہیں کہ میں نے رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی صاحبزادی حضرتِ سیِّدہ فاطمۃُ الزہرا رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے بڑھ کر کسی کو عادات واطوار، سیرت وکردار اور نِشَسْت وبرخاست میں آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے مُشابہت رکھنے والا نہیں دیکھا۔

(اَبُوداوُد، کتاب الادب، باب ما جاء فی القیام، ۴/۴۵۴، حدیث: ۵۲۱۷، ملتقطاً) ایک روایت میں اُمُّ الْمُؤمِنِین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا فرماتی ہیں کہ میں نے اندازِ گفتگو اور بیٹھنے میں حضرتِ فاطمۃُ الزہرا رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا سے بڑھ کر کسی اور کو حُضُورِ اَکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم سے اس قدر مُشابہت رکھنے والا نہیں دیکھا۔ (اَلْاَدب المفرد، باب قیام الرجل لاخیہ، ص ۲۵۵، الحدیث: ۹۷۴)

حکیمُ الاُمَّت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرت خاتونِ جنَّت، حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی جیتی جاگتی چلتی پھرتی بولتی تصویر تھیں، بلکہ تصویر صرف شکل دکھاتی ہے، آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا تو سیرت و خصلت (Nature) میں بھی حضور کا نمونہ (Example) تھی، قدرت نے ایک سانچہ میں یہ دو صُورتیں ڈھالی تھیں، ایک ہمارے مُصطفٰی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی، دوسری فاطمہ زہرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا کی۔ (مراٰۃ المناجیح، ۶/۳۶۵)

رَسُوْلُ اللہ کی جیتی جاگتی تصویر کو دیکھا	کیا نظارہ جن آنکھوں نے تفسیرِ نبوت کا

سُبْحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ کیا شان ہے! خاتون جنت، سیدہ فاطمہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا کی کہ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کا اُٹھنا، بیٹھنا، چلنا، پھرنا حتّٰی کہ اندازِ گفتگو (Way of talking) بھی والدِ محترم حضور نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے انداز کے مطابق تھا۔ اے کاش! ہم اپنی زندگی خاتونِ جنّت سیدہ فاطمۃُ الزہرا رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا کی سیرتِ طیبہ پر عمل کرتے ہوئے عبادتِ الٰہی میں گزارنے والی بن جائیں، اپنے والدین کی آنکھوں کی ٹھنڈک بن جائیں، ہر ایک کے ساتھ حُسنِ سُلُوک اور نرمی و بھلائی سے پیش آئیں، دوسری اسلامی بہنوں کی تکلیف و مُصیبت میں ان کے کام آئیں اور اپنے ظاہر کو سُنتوں کے سانچے میں ڈھالنے والی اور اپنے باطن کو حسد، تکبُّر، تہمت اور بدگمانیوں سے بچانے والی بن جائیں۔

بد خصائل ٹلیں، سیدھے رستے چلیں	کردو آقا کرم، تاجدارِ حرم

(وسائل بخشش، ص ۲۵۰)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو! خاتونِ جنت کی شان و عظمت کا ایک پہلو یہ بھی کہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا بڑوں کا ادب و احترام فرمایا کرتی تھیں، ان سے حُسنِ سُلوک سے پیش آتیں، بالخصوص آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی تشریف آوری ہوتی تو آپ کی تعظیم کے لئے کھڑی ہو جاتیں۔ جیسا کہ

آمدِ مُصطفٰے پر استقبال کرنا

اُمُّ المؤمنین حضرت سَیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا فرماتی ہیں: جب خاتُونِ جنَّت حضرتِ سَیِّدَتُنا فاطمۃُ الزہرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا حُضُور عَلَیْہِ السَّلَام کی خِدمت میں حاضِر ہوتیں ۔ تو آپ عَلَیْہِ السَّلَام ان کیلئے کھڑے ہو جاتے اور ان کا ہاتھ پکڑتے اس پر بوسہ دیتے اور اپنی جگہ ان کو بٹھاتے۔ اسی طرح جب حُضُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ حضرتِ فاطمہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا کے پاس تشریف لے جاتے تو آپ بھی کھڑی ہو جاتیں اور ہاتھ مُبارک کو بوسہ دیتیں اور اپنی جگہ حُضُور کو بٹھا لیتیں۔ (مشکاۃ، کتاب الآداب، باب المصافحۃ والمعانقۃ، ۱۷۱/۲، حدیث: ۴۶۸۹)

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو! معلوم ہوا کہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کیسے اچھے انداز میں اپنے والدِ محترم، حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا ادب و احترام کرتی تھیں، جبھی تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ بھی آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے بے پناہ محبت فرمایا کرتے تھے حتّٰی کہ ایک موقع پر سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: فَاِنَّمَا ابْنَتِی بِضْعَۃٌ مِنِّی، یَرِیبُنِی مَا رَابَہَا، وَیُؤْذِینِی مَا آذَاہَا یعنی بے شک میری بیٹی فاطمہ میرے جگر کا ٹکڑا ہے۔ جس نے اسے بے چین کیا اس نے مجھے بے چین کیا اور جس نے اسے تکلیف دی اس

نے مجھے تکلیف پہنچائی۔ (مسلم،کتاب فضائل الصحابة، باب فضائل فاطمة، حدیث:۶۳۰۷، ص ۱۰۲۱) لہٰذا ہمیں چاہئے کہ ہم بھی اپنے والدین کو خوش رکھیں، ان کا ہر جائز حکم مانیں، ان کا ادب واحترام کریں اوران کے ساتھ خوب اچھے سلوک سے پیش آئیں۔ اسی طرح اپنے بیٹوں کے ساتھ ساتھ بیٹیوں سے بھی محبت بھرا سلوک کریں، ان کی جائز خواہشات کو پورا کریں اور ان کی دلجوئی کرتی رہیں۔

میری آنے والی نسلیں ترے عشق ہی میں مچلیں		انہیں نیک تو بنانا مدنی مدینے والے!

(وسائل بخشش، ص۴۲۹)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

خاتونِ جنت اور غریبوں کی غمخواری

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو! سیدہ خاتونِ جنت رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا کی شان و عظمت کا ایک پہلو یہ بھی ہے کہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا ہمیشہ سادگی اختیار فرماتی، غریبوں کے ساتھ غمخواری اور ملنساری سے پیش آتیں، آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا کم کھانا کھاتیں، جو ملتا اسے دوسروں پر نچھاور کردیتیں اور خود فقر وفاقہ کی زندگی بسر کرتیں، جس مکان میں رہتیں وہاں زیب و زینت(Decoration) کا نام ونشان تک نہ تھا قیمتی اور خوبصورت بستر تو دُور کی بات ہے وہاں تو بعض اوقات عام بستر بھی بمشکل میسر آتا، لیکن اس کے باوجود آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا نے اپنے دروازے پر آنے والے سائل کو خالی نہ لوٹایا اور ایثار وسخاوت کی ایسی مثالیں چھوڑیں کہ جنہیں سن کر عقلیں دنگ رہ جاتی ہیں، چنانچہ

ایثار وسخاوتِ فاطمہ

حضرتِ سیِّدُنا عبدُاللہ اِبنِ عباس فرماتے ہیں: بنی سُلیم میں سے ایک شخص نے بارگاہِ رسالت مآب

میں آکر گستاخی کی: تو حضور نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اس سے ارشاد فرمایا: تُو آخِرت کے عذاب سے ڈر، دوزخ سے خوف رکھ، خُدائے وحدہٗ لاشریک کی عبادت کر اور میں اللہ کریم کا بندہ اور اس کا رسول ہوں، آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے حُسنِ اَخلاق اور موثر کلام سے متاثر ہو کر وہ غیر مسلم اسی وقت مسلمان ہو گیا، پھر سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: تیرے پاس کتنا مال ہے؟ اس نے عرض کی: یَا رَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ! خدا کی قسم! بنو سُلَیم میں چار ہزار آدمی ہیں، لیکن اُس قبیلے میں مجھ سے زیادہ غریب و مسکین کوئی نہیں۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے صحابۂ کِرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان سے ارشاد فرمایا: تم میں سے کوئی ایسا ہے جو اسے ایک اُونٹ (Camel) خرید کر دے؟ حضرتِ سیِّدُنا سعد بن عبادہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے اپنی اونٹنی ان کو دے دی۔ پھر ارشاد فرمایا: کون ہے جو اس کا سر ڈھانپ دے؟ تو امیر المؤمنین مولیٰ مشکل کشا، حضرتِ سیِّدُنا علی المرتضی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم نے اپنا عمامہ ان کو دے دیا۔ حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: کون ہے جو اس کے کھانے کا اِنتِظام کرے؟ حضرتِ سیِّدُنا سلمان فارسی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اُٹھے اور چند مکانوں پر گئے لیکن کچھ نہ ملا۔ پھر نُورِ مصطفٰے حضرتِ سیِّدَتُنا فاطمۃُ الزہرا رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا کے مکان پر حاضر ہو کر دروازہ کھٹکھٹایا۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا نے پوچھا کون ہے؟ عرض کی! سلمان ہوں۔ فرمایا: کیسے آئے ہو؟ آپ نے سارا ماجرا سُنا دیا۔ یہ سن کر آپ آبدیدہ ہو گئیں اور فرمایا: اے سلمان! خُدا کی قسم جس نے میرے باپ کو رسول بنا کر بھیجا! آج تیسرا دن ہے، گھر میں سب فاقے سے ہیں مگر دروازے پر آئے ہو، خالی کیسے واپس کروں؟ یہ چادر لے جاؤ اور شمعون نامی غیر مسلم کے پاس جا کر کہو: فاطمہ بنت محمد کی چادر رکھ لو اور تھوڑے سے جَو قرض دے دو۔ حضرتِ سیِّدُنا سلمان فارسی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اس چادر کو لے کر اس کے پاس گئے اور سارا ماجرا بیان کیا۔ شمعون کچھ دیر اس رِدائے مبارکہ کو دیکھتا رہا، اُس وقت اُس پر ایک کیفیت طاری ہو گئی اور

کہنے لگا: اے سلمان! یہ وہی مقدّس لوگ ہیں جن کی خبر اللہ پاک نے اپنے نبی موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کو توریت میں دی ہے، میں صِدقِ دل سے حضرتِ سیِّدَتُنا فاطمہ کے باپ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللہ پر ایمان لاتا ہوں۔

یہ کہہ کر اس نے کلمہ پڑھا اور مسلمان ہو گیا اس کے بعد اس نے حضرتِ سیِّدُنا سلمان رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو جَو دیئے اور نہایت ادَب واِحترام سے رِدائے مبارکہ واپس کر دی۔ خاتونِ جنّت نے شمعون کو دُعائے خیر دی اور جَو پیس کر کھانا تیار کر کے حضرتِ سیِّدُنا سلمان فارسی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو دے دیا۔ آپ نے عرض کی: اس میں سے کچھ گھر کے لئے رکھ لیجئے۔ فرمایا: بس راہِ خدا میں دینے کی نیت سے منگوایا اور پکایا ہے اب اس میں سے لینا دُرُست نہیں۔ حضرتِ سیِّدُنا سلمان رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کھانا لے کر بارگاہِ رسالت میں حاضر ہو گئے اور تمام قصّہ بھی عرض کر دیا۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے وہ روٹی نو مسلم کو عطا فرمائی اور اپنی نورِ نظر حضرتِ سیِّدَتُنا فاطمہ کے پاس تشریف لائے تو دیکھا کہ بھوک سے ان کا چہرہ زرد ہو رہا ہے اور کمزوری (Weakness) کے آثار نُمایاں ہیں۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اپنی بیٹی فاطمہ کو بٹھا کر تسلی دی اور دُعا فرمائی: اے اللہ! فاطمہ تیری بندی ہے تو اس سے راضی رہنا۔ (سفینۂ نُوح، حصّہ دُوم، ص ۳۳ ملخصًا)

بھوکے رہ کے خود اَوروں کو کھلا دیتے تھے		کیسے صابِر تھے محمّد کے گھرانے والے!

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو! دیکھا آپ نے! خاتونِ جنّت حضرتِ سیِّدَتُنا فاطمہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا کا ایثار و سخاوت کہ خود فاقہ سے ہیں، گھر میں کھانے کو کچھ نہیں مگر سخاوت و ایثار کا ایسا زبردست جذبہ کہ غریب نو مسلم کی حاجت روائی کی خاطر قرض لینے کیلئے اپنی مبارک چادر گروی رکھوا رہی ہیں اور جب حضرتِ سیِّدُنا سلمان فارسی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے کھانے میں سے کچھ گھر کے لئے رکھنے کی عرض کی تو فرمانے لگیں: میں نے یہ کھانا راہِ خدا میں خیرات کرنے کی نیّت سے پکایا ہے۔

سُبْحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ !ایک طرف خاتونِ جنت رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا کا پاکیزہ عمل اور دوسری طرف ہماری حالت کہ ہم تو اپنی ہی اسلامی بہنوں کو دھوکا دے رہی ہیں کسی کی مدد بھی کرتی ہیں تو اسے طرح طرح کی باتیں سُناتی ہیں۔ یادرکھئے. !جب بھی کسی سائل یا حاجت مند کو کچھ دینے کا موقع ملے تو ایسی باتیں کرنے سے بچنے کی کوشش کیجئے کہ جس سے سامنے والے کی دل آزاری یا اس کی ذلت ورسوائی ہوتی ہو بلکہ اللہ کریم کا شکر ادا کریں کہ یا اللہ تو نے مجھے کسی غریب کی حاجت روائی کرنے کی توفیق عطا فرمائی، کیونکہ بندہ جب کسی کی حاجت پوری کرتا ہے تو اللہ کریم اس کو بے شمار انعامات عطا فرماتا ہے، آیئے! مسلمانوں کی حاجت روائی کرنے کے فضائل پر مشتمل (3) فرامینِ مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سنئے۔ چنانچہ

حاجت روائی کے فضائل:

(1)ارشاد فرمایا: جو میرے کسی امتی کی حاجت پوری کرے اور اُس کی نیت یہ ہو کہ اِس کے ذریعے اُس امتی کو خوش کرے تو اس نے مجھے خوش کیا اور جس نے مجھے خوش کیا اس نے اللہ پاک کو خوش کیا اور جس نے اللہ پاک کو خوش کیا تو اللہ کریم اسے جنت میں داخل فرمائے گا۔(شعب الایمان، الثالث والخمسون من شعب الایمان۔۔الخ، ۶/۱۱۵، حدیث: ۷۶۵۳)

(2)ارشاد فرمایا: بندہ جب تک اپنے بھائی کی حاجت پوری کرنے میں لگا رہتا ہے اللہ پاک اس کی حاجت پوری فرماتا رہتا ہے۔(مجمع الزوائد، کتاب البر والصلة، باب فضل قضاء الحوائج، ۸/۳۵۳، حدیث: ۱۳۷۲۳)

(3)ارشاد فرمایا: جو اپنے کسی اسلامی بھائی کی حاجت روائی کے لئے چلتا ہے اللہ پاک اس کے اپنی جگہ واپس آنے تک اس کے ہر قدم پر اس کے لئے ستر (70) نیکیاں لکھتا ہے اور اس کے ستر گناہوں کو مٹا دیتا ہے۔ پھر اگر اس کے ہاتھوں وہ حاجت پوری ہو گئی تو وہ اپنے گناہوں سے ایسے نکل جاتا ہے جیسے اس دن تھا

جس دن اس کی ماں نے اسے جنا تھا اور اگر اس دوران اس کا انتقال ہو گیا تو وہ بغیر حساب جنت میں داخل ہو گا۔

(الترغیب والترھیب، کتاب البر والصلة، باب الترغیب فی قضاء حوائج المسلمین۔۔۔الخ، ۳/۳۱۷، حدیث: ۴۰۲۲)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

8 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام "مدنی انعامات"

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو! سُنا آپ نے! مسلمانوں کی حاجت روائی کرنے والوں کے ستر گناہ معاف ہوتے اور انہیں ستر نیکیاں ملتی ہیں، مسلمانوں کی حاجت روائی کرنے والوں کو اللہ کریم کی رضا نصیب ہوتی ہے، مسلمانوں کی حاجت روائی کرنے والوں کی اللہ کریم حاجات پوری فرماتا ہے۔ اگر آپ بھی گناہوں سے بچ کر، عبادت وریاضت، حاجت روائی، نرمی وبھلائی، حُسنِ اخلاق جیسے اوصاف کی حامل بننا چاہتی ہیں تو آج ہی عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہو جایئے اور ذیلی حلقے کے 8 مَدَنی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حِصّہ لیجئے۔ ذیلی حَلقے کے 8 مَدَنی کاموں میں سے ایک مَدَنی کام "مدنی انعامات" پر عمل بھی ہے، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے عطا کردہ 63 مدنی اِنعامات نیک بننے کا بہترین نُسخہ ہے۔ لہٰذا وقت مقرّر کر کے روزانہ فکرِ مدینہ کیجئے (یعنی مَدَنی انعامات کے مطابق آج کہاں تک عمل ہوا) رِسالے میں دیئے گئے خانے پُر کر کے ہر مدنی ماہ کی ابتدائی تاریخ کے اندر اندر اپنی ذِمّہ دار اسلامی بہن کو جمع کروا دیجئے نیز مکتبۃ المدینہ کا شائع کردہ کتاب "جنت کے طلب گاروں کے لئے مَدَنی گلدستہ" کے ذریعے دِیگر اسلامی بہنوں کو بھی "مَدَنی انعامات" پر عَمَل کرنے کی ترغیب دِلایئے۔ ہر اِسلامی بہن یہ کوشش کرے کہ وہ عطار کی اَجمیری، بغدادی، مکّی اور مَدَنی بیٹی بننے کا شَرَف پاسکے۔ اِنفرادی کوشش کرنے والے "مدنی اِنعام" پر عمل کرتے ہوئے ہر ماہ مدنی انعامات کے کم از کم 26 رسائل تقسیم

کر کے اگلے ماہ وُصول کرنے کی بھی کوشش کیجئے۔ ہَدَف فی ذیلی حلقہ: کم از کم 12 رسائل ہیں۔

آیئے! بطورِ تَرغیب مدنی انعامات پر عمل کی ایک مَدَنی بَہار سماعت فرمائیں چُنانچہ

مَدَنی انعامات پر عمل کی برکت سے چل مدینہ کی سعادت مل گئی

بابُ المدینہ (کراچی) کی ایک اسلامی بہن جن کی عملی زندگی کچھ ٹھیک نہ تھی بالخصوص نمازوں کی پابندی سے محرومی تھی نیز فیشن پرستی اور گانے باجے سننے کی نُحوست چھائی تھی، ان کے پھوپھی زاد بھائی نے (جو کہ دعوت اسلامی کے مشکبار مَدَنی ماحول سے وابَستہ تھے) اِنفرادی کوشش کرتے ہوئے ان کے بھائی جان کو بھی دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں شرکت کی نہ صِرف دعوت دی بلکہ اپنے ساتھ لے جانا شُروع کر دیا۔ بھائی جان سُنّتوں بھرے اجتماع سے واپَسی پر اجتماع کی رُوداد سناتے جن میں سیِّدی اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا ذِکرِ خیر سننے کو ملتا جس کی وجہ سے ان اسلامی بہن کو دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے اپنائیَّت سی محسوس ہونے لگی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اِسی اپنائیَّت کی سوچ نے انہیں پہلی بار 1985ء کے سالانہ سنّتوں بھرے اجتماع کی خُصُوصی نِشَست میں شرکت پر اُبھارا۔ چُنانچِہ وہ بھی اسلامی بہنوں کے ساتھ اجتماع میں شریک ہوئی جہاں انہوں نے پردے میں رہ کر سنّتوں بھرے اجتماع میں ہونے والا بیان سُنا اور رِقّت انگیز دُعا مانگی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اسی اجتماع میں شرکت کی برکت سے انہیں گناہوں سے توبہ کرنے کی سعادت نصیب ہوئی، فکرِ آخرت ملی۔ جس پر استِقامت پانے کے لیے انہوں نے مَدَنی اِنعامات پر عمل کرنا شُروع کر دیا۔ مَدَنی انعامات کی برکت سے اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ انہیں چل مدینہ کی سعادت بھی نصیب ہو گئی۔ (اسلامی بہنوں کی نماز، ص ۲۹۰)

" اگر آپ کو بھی دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول کے ذریعے کوئی مدنی بہار یا برکت ملی ہو تو آخر میں مدنی

بہار مکتب پر جمع کروادیں۔"

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

کرامتِ خاتونِ جنت

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو! حضرت سیدتنا فاطمۃُ الزہرا رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی شان و عظمت کا ایک پہلو یہ بھی ہے کہ اللہ پاک نے آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کو بہت سی کرامات(Saintly-Miracles) سے نوازا۔اور یہ حقیقت ہے جو اللہ پاک اور اس کے پیارے حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو راضی کرنے میں اپنی زندگی بسر کرتا ہے تو اللہ پاک بھی اپنے فضل و کرم سے اُسے طرح طرح کی نعمتوں سے نوازتا ہے ۔ آیئے ! آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی ایک بہت ہی باکمال کرامت سنتی ہیں، چنانچہ

عظیمُ الشان دعوت

ایک دن حضرتِ سیِّدُنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے حُضور نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی دعوت کی۔ جب دونوں عالَم کے میزبان حضرتِ سیِّدُنا عثمان بن عفان رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے مکان پر رونق افروز ہوئے تو حضرت عثمان غنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ آپ کے پیچھے چلتے ہوئے آپ کے قدموں کو گننے لگے اور عرض کیا: یارسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ! میرے ماں باپ آپ پر قربان! میری تمنا (Wish) ہے کہ حُضور کے ایک ایک قدم کے عِوَض میں آپ کی تعظیم و تکریم کے لیے ایک ایک غلام آزاد کروں۔ چُنانچِہ حضرتِ سیِّدُنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے مکان تک جس قدر حُضور کے قدم پڑے تھے حضرتِ سیِّدُنا عثمانِ غنی نے اتنی ہی تعداد میں غلاموں کو خرید کر آزاد کر دیا۔ حضرتِ سیِّدُنا علی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم نے اس دعوت سے مُتاثِّر ہو کر حضرتِ سیِّدہ فاطمہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے کہا: اے فاطمہ ! آج میرے دینی بھائی حضرتِ

سیِّدُنا عثمان رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے حُضورِ اَکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بڑی ہی شاندار دعوت کی ہے اور حُضورِ اَکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ہر ہر قدم کے بدلے ایک غلام آزاد کیا ہے، میری بھی تمنّا ہے کہ کاش! ہم بھی حُضور کی اسی طرح شاندار دعوت کر سکتے۔ حضرتِ سیِّدَتُنا فاطمہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا نے اپنے شوہرِ نامدار حضرتِ سیِّدُنا علیُّ المرتضٰی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم کے اس جذبہ سے مُتأثِّر ہو کر کہا: بہُت اچھا، جایئے، آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ بھی حُضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو اسی قسم کی دعوت دیتے آیئے! ہمارے گھر میں بھی اسی قسم کا سارا اِنتظام ہو جائے گا۔ چُنانچِہ

حضرتِ سیِّدُنا علی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم نے بارگاہِ رِسالت میں حاضِر ہو کر دعوت دے دی اور شہنشاہِ دو عالَم اپنے صحابۂ کرام کی ایک کثیر جماعت کو ساتھ لے کر اپنی پیاری بیٹی کے گھر میں تشریف فرما ہو گئے۔ حضرتِ سیِّدہ خاتونِ جنّت تنہائی میں تشریف لے جا کر خداوندِ قدُّوس کی بارگاہ میں سربسجود ہو گئیں اور یہ دعا مانگی: یااللہ! تیری بندی فاطمہ نے تیرے محبوب اور اَصحابِ محبوب کی دعوت کی ہے، تیری بندی کا صرف تجھ ہی پر بھروسہ ہے لہٰذا اے میرے ربّ! تو آج میری لاج رکھ لے اور اس دعوت کے کھانوں کا تُو عالَمِ غیب (یعنی دوسرا جہاں جو چھپا ہوا ہے) سے اِنتظام فرما۔ یہ دُعا مانگ کر حضرتِ سیِّدَتُنا بی بی فاطمہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا نے ہانڈیوں کو چولہوں پر چڑھا دیا۔ اللہ کریم کا دَرْیائے کرم ایک دم جوش میں آگیا اور (فوراً) ان ہانڈیوں کو جنّت کے کھانوں سے بھر دیا۔ حضرتِ سیِّدَتُنا بی بی فاطمہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا نے ان ہانڈیوں میں سے کھانا نکالنا شروع کر دیا اور حُضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اپنے صحابۂ کرام کے ساتھ کھانا کھانے سے فارِغ ہو گئے لیکن خدا کی شان کہ ہانڈیوں میں سے کھانا کچھ بھی کم نہیں ہوا اور صحابۂ کرام ان کھانوں کی خوشبو اور لذّت سے حیران رہ گئے۔ حُضورِ اَکرم نے صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کو حیران

دیکھ کر فرمایا: کیا تم لوگ جانتے ہو کہ یہ کھانا کہاں سے آیا ہے؟ صحابۂ کِرام نے عرض کیا: نہیں یَارَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ! آپ نے ارشاد فرمایا: یہ کھانا اللہ پاک نے ہم لوگوں کے لئے جنّت سے بھیجا ہے۔ پھر حضرتِ سیِّدَتُنا فاطمہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا گوشۂ تنہائی میں جاکر سجدہ ریز ہو گئیں اور یہ دُعا مانگنے لگیں: یااللہ! حضرتِ عثمان رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے تیرے محبوب کے ایک ایک قدم کے عِوَض ایک ایک غلام آزاد کیا ہے لیکن تیری بندی فاطمہ کو اتنی اِستطاعت نہیں ہے، اے خداوندِ عالَم! جہاں تو نے میری خاطِر جنّت سے کھانا بھیج کر میری لاج رکھ لی ہے وہاں تو میری خاطِر اپنے محبوب کے ان قدموں کے برابر جتنے قدم چل کر میرے گھر تشریف لائے ہیں، اپنے محبوب کی اُمَّت کے گنہگار بندوں کو جہنّم سے آزاد فرمادے۔ حضرتِ سیِّدَتُنا فاطمہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا جُوں ہی اس دعا سے فارِغ ہوئیں ایک دم حضرتِ سیِّدُنا جبریل امین عَلَیْہِ السَّلَام یہ بِشارت لے کر بارگاہِ رِسالت میں حاضر ہوئے کہ یارسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ! حضرتِ فاطمہ (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا) کی دُعا بارگاہِ الٰہی میں مقبول ہو گئی، اللہ کریم نے فرمایا ہے کہ ہم نے آپ کے ہر قدم کے بدلے میں ایک ایک ہزار 1000 گنہگاروں کو جہنّم سے آزاد کر دیا۔ (جامعُ الْمُعْجِزات، ص ۲۵۷ ملخصاً)

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو! قربان جایئے! امیر المؤمنین حضرت سَیِّدُنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ اور بالخصوص علیُّ المرتضی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ اور فاطمۃ الزہرا رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا کے اندازِ محبت پر کہ ان خوش نصیب حضرات نے سرکارِ دو عالم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی انوکھی دعوت کرنے کی سعادت حاصل کی۔ سیدہ فاطمہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی سیرت پر رشک آتا ہے کہ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی خواہش تھی کہ دو عالم کے داتا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ہمارے گھر بھی تشریف لائیں اور ہم بھی ان کی دعوت کریں،

یہی جذبہ تھا کہ دولت خانے میں کچھ نہ ہونے کے باوجود بھی حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی دعوت کی، اور پھر اللہ کے فضل و کرم سے سیدہ فاطمہ کی کرامت ظاہر ہوئی اور آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا کی دعا پر جنتی کھانے آئے اور حضور نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی امت کے گناہگاروں کو جہنم سے آزادی نصیب ہوئی۔ لہٰذا ہمیں بھی چاہئے کہ وقتاً فوقتاً اپنے رشتہ داروں کی دعوت کریں، ان کے دُکھ درد میں شریک ہوں، ان کے ساتھ ہمیشہ تعلق قائم رکھیں، خاتونِ جنت رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی سیرت میں یہ جھلک بھی نظر آتی ہے کہ اگر کئی روز فاقہ کے بعد گھر میں کھانا آجاتا تو آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا اس کھانے میں پڑوسیوں کو بھی شامل فرمالیا کرتی تھیں۔ آیئے! آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی پڑوسیوں کے ساتھ خیر خواہی کرنے، آپ کی کرامت کے ظاہر ہونے پر مشتمل ایک اور واقعہ سنتی ہیں، چنانچہ

برکت والی سِینی

ایک مرتبہ زمانۂ قحط میں رحمتِ عالم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے بُھوک محسوس کی تو بنتِ رسول حضرتِ سیِّدَتُنا فاطمہ بتُول رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا نے سِینی (یعنی دھات کے روٹی سالن رکھنے والے خوان) میں ایک بوٹی اور دو روٹیاں اِیثار کرتے ہوئے بارگاہِ رسالت میں بھیج دیں۔ حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم اس تحفہ کے ساتھ حضرت فاطمہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا کی طرف تشریف لے آئے اور فرمایا: اے میری بیٹی! اِدھر آؤ۔ حضرتِ سیِّدہ فاطمہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا نے جب اس سینی کو کھولا تو آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا یہ دیکھ کر حیران رہ گئیں کہ وہ سینی روٹیوں اور بوٹیوں سے بھری ہوئی تھی اور آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا نے جان لیا کہ یہ کھانا اللہ پاک کی طرف سے نازل ہوا ہے۔ حُضورِ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا سے اِستفسار فرمایا: اَنّٰی لَكِ هٰذَا؟ یعنی یہ سب تمہارے لئے کہاں سے آیا؟ تو حضرتِ فاطمہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی

عَنْہانے عرض کیا:هُوَ مِنْ عِنْدِ اللهِ اِنَّ اللهَ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَاءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ۔یعنی وہ اللہ کے پاس سے ہے، بے شک اللہ جسے چاہے بے گنتی دے۔ سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: تمام تعریفیں اللہ پاک کے لئے جس نے تجھے بنی اسرائیل کی سردار (یعنی حضرت مریم) کے مُشابہ بنایا۔ پھر حُضورِ اقدس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے حضرتِ علی، حضراتِ حسن و حسین اور دوسرے اہلِ بیت رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُم اَجْمَعِیْن کو جمع فرما کر سب کے ساتھ (سینی میں سے) کھانا تناوُل فرمایا اور سب سیر ہو گئے پھر بھی کھانا اسی قدر باقی تھا اور اس کو حضرتِ سیِّدَتُنا بی بی فاطمہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہانے اپنے پڑوسیوں کو کھلایا۔(تَفْسِیْرُ رُوْحُ الْبَیَان، پ۳، اٰلِ عِمْرٰن، تحت الاٰیۃ ۳۷، ج ۲، ص ۲۹)

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو! بیان کردہ واقعے سے جہاں شہزادیِ کونین حضرتِ سیِّدَتُنا فاطمۃ الزہرا رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا کی عظیمُ الشّان کرامت ظاہر ہوئی وہیں یہ بھی معلوم ہوا کہ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا پڑوسیوں کی بہت زیادہ خیر خواہی فرمایا کرتی تھیں۔ لیکن آج ہمارے دلوں سے پڑوسیوں کی خیر خواہی کا جذبہ نکلتا جارہا ہے، ہم خود تو اچھا کھاتی پیتی ہیں، اچھا پہنتی ہیں مگر افسوس ہمیں پڑوسیوں کے دکھ درد، ان کے حقوق کی ادائیگی اور ان کی بھوک و پیاس کا ذرا بھی احساس نہیں ہوتا، حالانکہ کثیر احادیثِ مبارکہ میں پڑوسیوں کے حقوق کو بیان کیا گیا ہے، چنانچہ

پڑوسی کے حقوق

حضرت سَیِّدُنا معاویہ بن حیدہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ ارشاد فرماتے ہیں: میں نے بارگاہِ رسالت مآب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ میں عرض کی: یارَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ آدمی پر پڑوسی کے کیا حقوق ہیں؟ تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: اگر وہ بیمار ہو تو اس کی عیادت کرو، اگر مر جائے تو اس کے جنازے میں شرکت کرو اگر قرض مانگے تو اسے قرض دے دو اور اگر وہ عیب دار ہو جائے تو اس کی پردہ پوشی کرو۔(المعجم

الکبیر، ۱۹/۴۱۹، حدیث:۱۰۱۴)

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو! لہٰذا ہمیں بھی چاہئے کہ پڑوسیوں کے ساتھ حُسنِ سُلوک سے پیش آئیں، اگر انہیں کوئی مصیبت پہنچے تو انہیں تسلی دیتے ہوئے صبر کی تلقین کریں، جب اُنہیں کوئی خوشی حاصل ہو تو اُنہیں مبارک باد دیں، پڑوسیوں کی غلطیوں پر ان سے در گزر کریں، وہ فریاد کریں تو ان کی مدد کریں۔

نعمتِ اَخلاق کر دیجے عطا یہ کرم یا مصطفٰے فرمایئے

(وسائل بخشش، ص۵۱۷)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

خاتونِ جنت کی گھریلو زندگی

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو! سیّدہ خاتونِ جنت، فاطمۃ الزہرا رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی شان و عظمت کا ایک پہلو یہ بھی ہے کہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی شان میں تسبیحِ فاطمہ مقرر کی گئی، کیونکہ آپ گھریلو کام کاج خود اپنے ہاتھوں سے فرمایا کرتی تھیں اور اس کام میں آنے والی مشکلات اور تکالیف پر صبر بھی کیا کرتیں، زندگی بھر کسی خادمہ کو نہیں رکھا۔ چنانچہ

امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا علیُّ المرتضٰی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: حضرتِ سیدتنا فاطمہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا میرے پاس خود ہی چکی چلایا کرتیں جس کی وجہ سے ان کے ہاتھوں میں چھالے پڑ جاتے، مشکیزے میں پانی بھی خود ہی بھر کر لاتیں جس کی وجہ سے ان کے سینے پر نشان پڑ گئے۔ گھر کی صفائی وغیرہ بھی خود ہی کرتی تھیں جس کی وجہ سے کپڑے غبار آلود ہو جاتے اور ہنڈیا کے نیچے آگ بھی خود ہی جلایا کرتیں جس کی وجہ سے کپڑے میلے ہو جاتے۔ بعض اوقات تنہا گھر کے تمام کام کاج کرنے کی وجہ سے

انہیں کافی تکلیف کا سامنا کرنا پڑتا تھا۔(مسند للامام احمد بن حنبل، مسند علی بن ابی طالب، ۱/۳۲۲، حدیث: ۱۳۱۲)

تسبیح فاطمہ کی فضیلت

امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا علی المرتضیٰ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: ایک مرتبہ سرکارِ دو عالم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی بارگاہ میں غلام آئے، جب یہ خبر حضرتِ فاطمہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا کو ملی تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا بارگاہِ رسالت میں خادمہ(Maid servant) مانگنے کے لئے حاضر ہوئیں تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: کیا میں تمہیں اس سے بہتر چیز نہ بتاؤں؟ فرمایا: جب سونے کے لئے بستر پر جاؤ تو 33 مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰہ، 33 مرتبہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ اور 34 مرتبہ اَللّٰہُ اَکْبَر پڑھ لیا کرو۔ یہ تمہارے لئے خادمہ سے بہتر ہے۔(کتاب الدعاء للطبرانی، باب القول عند اخذ المضاجع، حدیث: ۲۳۱، ص ۹۴)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مَجلِس مکتبۃُ المدینہ

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو! خاتونِ جنت رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہا کی شان و عظمت کو مزید اجاگر کرنے کے لئے دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے ہر دم وابستہ ہو جایئے اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی دُنیا بھر میں کم و بیش 104 شُعبہ جات میں نیکی کی دعوت کی دُھومیں مچانے میں مَصرُوف ہے، جن میں سے ایک "مَجلِس مکتبۃُ المدینہ" بھی ہے۔ شَیخِ طَرِیقت، اَمیرِ اَہلسُنّت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ نے دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کا آغاز ۱۴۰۶ھ بمُطابِق 1986ء میں فرمایا اور سب سے پہلے بیانات کی آڈیو کیسٹیں جاری کی گئیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مکتبۃُ المدینہ نے اِس مُختَصَر سے عَرصے میں جو تَرَقّی

کی، وہ اپنی مِثال آپ ہے۔اِس مُختَصَر عَرصے میں مکتبۃُ المدینہ سے جہاں سُنّتوں بھرے بَیانات اور میموری کارڈز دُنیا بھر میں پہنچ رہے ہیں، وہیں سرکارِ اعلیٰ حضرت رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ، اَمیرِ اَہلسُنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اور اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَّۃ کی کتابیں بھی زیورِ طَبع سے آراستہ ہو کر لاکھوں کی تعداد میں عوام کے ہاتھوں میں پہنچ کر سُنّتوں کے پُھول کِھلا رہی ہیں۔

اللہ کرم ایسا کرے تُجھ پہ جہاں میں اے دعوتِ اسلامی تِری دُھوم مچی ہو!

(وسائلِ بخشش مرمم، ص ۳۱۵)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

بیان کا خلاصہ

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو! آج کے ہفتہ وار اجتماع میں ہم نے سُنا کہ

- سیدہ خاتونِ جنت رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا انسانی حور تھیں۔
- سیدہ خاتونِ جنت رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا رات کو عبادت میں مصروف رہتی تھیں۔
- سیدہ خاتونِ جنت رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا کام کاج کے دوران بھی تلاوتِ قرآن کرتی تھیں۔
- سیدہ خاتونِ جنت رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا اپنا کام اپنے ہاتھ سے کرتی تھیں۔
- سیدہ خاتونِ جنت رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا شکل و صورت میں حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے مشابہ تھیں۔
- سیدہ خاتونِ جنت رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا سُنّتِ مصطفٰے کی چلتی پھرتی تصویر تھیں۔
- سیدہ خاتونِ جنت رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا غریبوں کی حاجت روائی فرماتی تھیں۔

❖ سیدہ خاتونِ جنت رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا پڑوسیوں سے حُسنِ سُلُوک فرماتی تھیں۔

❖ سیدہ خاتونِ جنت رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا صبر واستقلال کا عملی نمونہ تھیں۔

اللہ کریم ہمیں بھی سیدہ خاتونِ جنت رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا کے نَقشِ قدم پر چلتے ہوئے نیک اعمال کرنے اور سُنّتِ مصطفےٰ اپنانے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

تعظیمِ سادات کے مدنی پھول

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو! بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے آیئے! ساداتِ کرام کی تعظیم کے بارے میں چند مدنی پھول سننے کی سعادت حاصل کرتی ہیں۔ پہلے 2 فرامینِ مصطفےٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ملاحظہ کیجئے۔ (1) فرمایا: جو میرے اَہلِ بَیت میں سے کسی کے ساتھ اچّھا سُلُوک کرے گا، میں روزِ قِیامت اِس کا صِلہ (بدلہ) اُسے عطا فرماؤں گا۔ (جامع صغیر، ص ۵۳۳، حدیث: ۸۸۲۱) (2) فرمایا: جو شخص اَولادِ عبدُ المُطَّلِب میں سے کسی کے ساتھ دُنیا میں نیکی (بھلائی) کرے اُس کا صِلہ (بدلہ) دینا مجھ پر لازم ہے جب وہ روزِ قِیامت مجھ سے ملے گا۔ (تاریخ بغداد، ۱۰/۱۰۲، حدیث: ۵۲۲۱) ☆ ساداتِ کرام کی تعظیم فرض ہے اور اُن کی توہین حرام۔ (کفریہ کلمات کے بارے میں سوال جواب، ص۲۷۷) ☆ ساداتِ کرام کی تعظیم و تکریم کی اَصل وجہ یہی ہے کہ یہ حضرات رسُول کائنات صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے جسمِ اَطہر کا ٹکڑا ہیں۔ (سادات کرام کی عظمت، ص۷) ☆ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تعظیم وتوقیر میں سے یہ بھی ہے کہ وہ تمام چیزیں جو حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے نسبت رکھتی ہیں ان کی تعظیم کی جائے۔ (اَلشِّفا، الباب الثالث فی تعظیم امرہ، فصل ومن اعظامہ...الخ، ص ۵۲، الجزء ۲)۔ (سادات کرام کی عظمت، ص۸) ☆ تعظیم کیلئے نہ یقین درکار ہے اور نہ

ہی کسی خاص سند کی حاجت لہٰذا جو لوگ سادات کہلاتے ہیں ان کی تعظیم کرنی چاہیے۔ (سادات کرام کی عظمت ص۱۴) ☆ جو واقع میں سیّد نہ ہو اور دِیدہ ودانستہ (جان بوجھ کر) سید بنتا ہو وہ ملعون (لعنت کیا گیا) ہے، نہ اس کا فرض قبول ہو نہ نفل۔ (سادات کرام کی عظمت، ص۱۶) ☆ اگر کوئی بد مذہب سیّد ہونے کا دعویٰ کرے اور اُس کی بدمذہبی حدِّ کفر تک پہنچ چکی ہو تو ہرگز اس کی تعظیم نہ کی جائے گی۔ (سادات کرام کی عظمت، ص۱۷) ☆ سادات کی تعظیم حضور اقدس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تعظیم ہے۔ (فتاویٰ رضویہ، ۲۲/ ۴۲۳، ماخوذا)۔ (سادات کرام کی عظمت، ص۸) ☆ استاد بھی سیّد کو مارنے سے پرہیز کرے۔ (کفریہ کلمات کے بارے میں سوال جواب، ص۲۸۴) ☆ ساداتِ کرام کو ایسے کام پر مُلازم رکھا جا سکتا ہے جس میں ذِلّت نہ پائی جاتی ہو البتہ ذِلّت والے کاموں میں انہیں ملازم رکھنا جائز نہیں۔ (سادات کرام کی عظمت، ص۱۲) ☆ سیّد کی بطورِ سیّد یعنی وہ سیّد ہے اِس لئے توہین کرنا کُفر ہے۔ (کفریہ کلمات کے بارے میں سوال جواب، ص۲۷۶)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اعلانات

تمام اسلامی بہنیں نیت فرمالیں کہ ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں پابندی سے شرکت کیا کریں گی کہ اگر ہم پابندی سے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں شرکت کریں گی تو اچھی اچھی باتیں سیکھتی رہیں گی۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

تمام ذمہ دار اسلامی بہنیں یہ نیت فرمالیں کہ ماہِ رمضان کی برکتوں کو پانے کے لیے دو اہم مدنی کام تربیتی حلقہ اور ہفتہ وار مدنی دورہ میں لازمی شرکت کریں گی۔

تمام اسلامی بہنیں یہ پمفلٹ "ماہِ رمضان میں گناہ کرنے والے کی قبر کا بھیانک منظر" مکتبۃ المدینہ سے زیادہ تعداد میں

ورنہ کم از کم 12 یا حسبِ توفیق خرید فرما کر اسے تقسیم فرمائیں اور اپنے گھر میں نمایاں جگہ پر آویزاں فرمائیں۔اس کی برکت سے گناہوں سے بچنے کا ذہن بنے گا۔ ان شاء اللہ عزوجل

اَلْحَمْدُ للہ عَزَّوَجَلَّ ماہِ رمضان المبارک میں شیخِ طریقت امیرِ اہلسنت بعد نمازِ عصر و بعد نمازِ تراویح مدنی مذاکرے کے لیے وقت عطا فرماتے ہیں جو کہ مدنی چینل پر براہِ راست پیش کیا جاتا ہے تمام اسلامی بہنوں سے مدنی التجاء ہے کہ لازمی ان دونوں مدنی مذاکروں میں خود بھی شرکت فرمائیں بلکہ گھر کے دیگر افراد کو بھی اہتمام کے ساتھ ان مدنی مذاکروں کو دکھانے کی ترکیب بنائیں ان شاء اللہ عزوجل علم و حکمت کے بے شمار موتی ملیں گے۔

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ کتاب **"جنت میں لے جانے والے اعمال"** کے صفحہ نمبر **388** پر روایت نقل کی گئی ہے کہ!" حضرتِ سیِّدُنا ابو ذر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نبوت، مخزنِ جُود و سخاوت، پیکرِ عظمت و شرافت، محبوبِ رَبُّ العزت، محسنِ انسانیت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا :" اے ابوذر! صبح کے وقت کتابُ اللہ کی ایک آیت سیکھنے کے لیے چلنا تمہارے لیے سو رکعتیں پڑھنے سے بہتر ہے اور تمہارا صبح کے وقت علم کا ایک باب سیکھنے کے لیے جانا تمہارے لیے ہزار رکعتیں پڑھنے سے بہتر ہے۔"(ابن ماجہ، کتاب السنۃ، باب فضل من تعلم القرآن وعلمہ، رقم ۲۱۹، ج۱، ص ۱۴۲)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! اس فضیلت کو پانے کے لیے یکم رمضان المبارک سے 20 دن کا مختصر کورس **"فیضانِ تلاوتِ قرآن"** علاقہ سطح پر شروع ہو رہا ہے۔ جس میں اسلامی بہنوں کو تلاوتِ قرآن سننے کی سعادت کے ساتھ ساتھ ترجمہ و تفسیر (دلچسپ قرآنی واقعات) سننے کی سعادت نصیب ہو گی تمام اسلامی بہنوں سے مدنی التجاء کہ اس کورس میں نہ صرف خود شرکت فرمائیں بلکہ دیگر اسلامی بہنوں پر انفرادی کوشش کر کے انہیں بھی اس کورس میں داخلہ دلوائیں۔

اَلْحَمْدُ للہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کم و بیش 104 شعبہ جات میں دینِ متین کی خدمت میں ملک و بیرونِ سرگرمِ عمل ہیں حالانکہ حالات ایسے ہیں کہ آج گناہوں کے پھیلانے پر بہت زیادہ سرمایہ خرچ کیا جا رہا

ہے، آیئے ہم گناہوں کو روکنے اور دین کے پھیلانے کے لیے اپنا سرمایہ خرچ کرنے کا عزم کریں۔

ہفتہ وار سُنّتوں بھرا اِجتماع

﴿اسلامی بھائی اور اِسلامی بہنیں﴾

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! ہزاروں مقامات پر اِسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اِجتماعات ہوتے ہیں، جن میں ہر ہفتے لاکھوں اسلامی بھائی اور اسلامی بہنیں شرکت کرکے علمِ دِین حاصل کرتے ہیں، صرف پاکستان میں اسلامی بھائیوں کے 529 جبکہ اسلامی بہنوں کے 6501 ہفتہ وار اِجتماعات ہو رہے ہیں۔

فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: جو اللہ پاک کی رِضا کی خاطِر صَدقہ کرے تو وہ (صَدقہ) اس کے اور آگ کے درمیان پردہ بن جاتا ہے۔

ملک وبیرونِ ملک دعوتِ اسلامی کے زیرِ انتظام چلنے والے مدارسُ المدینہ، جامعاتُ المدینہ اور دیگر شعبہ جات کے جُملہ اَخراجات کے لیے اپنے مدنی عطیات (چندے) سے تعاوُن فرمایئے اور ثوابِ جاریہ کے حق دار بن جایئے۔

نیت فرمالیجئے کہ اپنے تمام تر صدقاتِ واجبہ و نافلہ (زکوٰۃ، صدقہ، خیرات وغیرہ) عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی کو دیں گی۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ۔۔۔ اللہ تعالیٰ عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم